نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ؍ — قیمت سالیانہ معہ محصول ہے

نمبر ۴۱ - جلد ۶ — لودیانہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۷۸ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

از نتایج طبع منشی حسن علی صاحب از نصیر آباد

تخلص سفیر

ہی صفحۂ دل پر میرے تحریر کسیکی
آنکھوں میں میرے پھرتی ہی تصویر کسیکی

ہیہ نچۂ خورشید سلامی ہی کسیکا
تسلیم کو خم ہی فلک پیر کسیکی

مانوس ہیں گفتار مسیحا سے میرے کان
خاطر میں نہ ہم لائینگے تقریر کسیکی

عیسیٰ نے شفا دی مرض موت سے ہمکو
ہرگز نہ موثر ہوئی تدبیر کسیکی

اُس نے ہی کیا قطع سر نخوت دل کو
کاٹ ایسی نکر سکتی تھی شمشیر کسیکی

آزاد کیا خون مسیحا نے سراسر
کیوں آگے کو ہم پہنینگے زنجیر کسیکی

تیرے در بخشش سے جو محروم چلا جائے
شامت ہی اُسی کی نہیں تقصیر کسیکی

گرتی ہوئی بابل یہہ ندا دیتی ہی سب کو
قایم نہیں اس دہر میں تعمیر کسیکی

منصب ہی سفیر اپنا غزلخوانی عیسیٰ
کب اپنے برابر ہوئی توقیر کسیکی

غزل

من تصنیف جناب پادری یعقوب کشن سنگہ از مقام پنک

تخلص خادم

محبت دل میں عیسیٰ کی کرو اہی دوستاں پیدا
کیا ہی حکم سے جس نے زمین و آسماں پیدا

کئے روشن فلک پر ہیں اُسیئے رات میں تارے
قمر کو رات پر اُس نے کیا ہی حکمراں پیدا

میسر ہو ہمیں گلگشت یارب باغ عیسیٰ کی
کہ ہی سرسبز وہ گلشن نہیں اُس میں خزاں پیدا

مجھے اُس نے بچایا ہی کرم سے اپنے ای یارو
نہیں ثانی کوئی اُس کا ہوا ہی مہرباں پیدا

نہیں چھوڑونگا میں اُسکو کرونگا جاں نثار اُسپر
میرے دشمن کرے گر لاکھ دور آسماں پیدا

نہیں کرنیکا میں شکوہ اگر سو بار وہ مارے
کیا ہی خلق میں مجھکو زبہر امتحاں پیدا

کرونگا حمد ای خادم میں عیسیٰ کی دل و جانسے
کیا جسنے جہاں میں مجھکو اپنا مدح خواں پیدا

نور افشاں

کابل پر چڑھائی

آجکل گورنمنٹ ہند کی طرفسے کابل پر حملہ کرنے کے سامان ظہور میں آرہے ہیں اور افواج ہند کو ہر طرح سے طیار کیا جاتا ہی کہ موقع پر خوب مستعدی و ہوشیاری سے کام دے چنانچہ فی الحال جو جو فوجیں جانے پر طیار ہیں وے حسب تفصیل ذیل ہیں

اوّل- وہ فوج جو قطع میں مقیم ہی اُسکے ساتھ اور ۳۰۰۰ سپاہی ملکر ایک ڈویزن قایم کیا جایگا +

دوم- ایک ڈویزن جسمیں ۴۰۰۰ سپاہی ہونگے مقام تحل پر قایم کیا جایگا +

سوم- ایک فوج ردیف جسکی تعداد ۶۰۰۰ ہوگی ملتان اور سکھر میں شروع ماہ نومبر میں جمع ہوگی +

جو فوج مقام تحل پر جمع ہوگی اُسکے کمان افسر جنرل رائیس صاحب ہونگے- اور جو فوج قطع میں ہی اُسکے ساتھ ۳۰۰۰ سپاہی اَور ملائے جاینگے- غالب ہی کہ اُسکے کمان افسر جنرل بڈوف صاحب ہونگے- اور یہ دونوں فوجیں فے الحال روانہ ہونیوالی ہیں- اور فوج ردیف جسکی تعداد ۶۰۰۰ ہے وہ چھ ہفتہ بعد روانہ ہوگی +

اگرچہ یہ سب کچھ انتظام ہو رہا ہی مگر تو بھی فے الحقیقت کابل پر چڑھائی کا ارادہ نہیں ہی کیونکہ اُمید کیجاتی ہی کہ اس فوج کے تیار ہونے سے امیر کابل مجبور ہوکے اپنے حواس درست کریگا +

گورنمنٹ کا ارادہ جنگ کرنیکا نہیں ہی اگر سہل طور سے معاملہ طی ہو جائے +

ہماری رائے میں بھی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ جنگ نہو اور معاملہ آسان طور سے فیصل ہو جاوے لیکن جیسا گورنمنٹ کا یہہ خیال ہی کہ سرحد پر فوجیں جمع کیجائیں اور امیر کابل کو دھمکی دیجائے کہ وہ مجبور ہو جایگا یہہ ہرگز سامان آسان طور سے فیصلہ کرنے کے نظر نہیں آتے ہیں کیونکہ وہ کوئی دیہاتی نمبردار نہیں ہی کہ چار سوار بھیجدیئے اور نمبردار ڈر گیا بلکہ یہہ تو اور بھی اُسکو بھڑکایا جاتا ہی اور اب امیر کابل روسیوں کے دم میں آیا ہوا ہی وہ ہرگز نہیں ڈر سکتا- اگر گورنمنٹ کا ارادہ خاص جنگ کرنیکا ہی تو پھر کیا ضرور ہی کہ اُس کو صرف ڈرایا ہی جاوے بلکہ اُسکو زیر کرنا چاہیئے- اور اگر ارادہ نہیں ہی تو وہ ہندوستان پر چڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتا کیا ضرور ہی کہ اُسکو ڈرایا جاوے اور فوجوں کو شطرنج کے مُہروں کیطرح ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بے فایدہ دوڑایا جائے- پس مناسب یہی ہی کہ یا تو جنگ ہو یا چپ چاپ ہو- نوکا جھوکی سے کچھ فایدہ نظر نہیں آتا ہی +

صرف جنگ کابل

—— ہندو پیٹریٹ مستفسر ہی کہ لڑائی کابل کے مصارف کون ادا کریگا انگلستان یا ہندوستان؟ اور وہ خود ہی مجیب ہی کہ اس لڑائی کا خرچ انگلستان کے شاہی خزانہ سے ہونا چاہیئے کیونکہ یہہ لڑائی ہندوستان کے فایدہ کے واسطے نہیں بلکہ اُسی پولیٹیکل سلسلہ کی پالسی میں داخل ہی جو گورنمنٹ نے مشرقی معاملات کے بارہمیں قایم کی ہوئی ہی-

گورنمنٹ کی پالسی جو کچھ ہو سو ہو مگر اسقدر اظہر من الشمس ہی کہ کابل کی لڑائی ہندوستان کے فایدہ کیواسطے ہے یہہ جنگی طیاری اور جو کچھ ہو رہا ہی حقیقت میں روس کے مقابلہ میں ہی- اگر روس معاملات افغانستان میں مزاحم اور مخل نہو تو گورنمنٹ کو امیر کابل سے اتحاد پیدا کرنیکی کچھ بھی پروا نہیں- فقط روس کی پیشقدمی کا خوف اور کابل سے سازش سرحد پر فساد کے اندیشہ پیدا کرتے ہیں جنسے ہندوستان کو محفوظ رکھنا گورنمنٹ کا فرض ہی- اگرچہ یہہ بات سچ ہی کہ ہندوستان اسوقت بڑی زیرباری کیحالت میں ہی تو بھی کابل کی لڑائی کے خرچ کے متحمل ہونے میں ہندوستان کو عذر نکرنا چاہیئے- یہہ لڑائی ہندوستان کے آرام محفوظیت اور بچانے کے لیئے ہے +

۷- اکتوبر کی تار خبر سے معلوم ہوتا ہی کہ کونسل نے یہی رائے دی ہی کہ کسیقدر خرچہ معاملات افغانستان کیواسطے ہندوستان سے لینا چاہیئے +

کابل

—— بجواب چٹھی انگلینڈ کے روس نے لکھا ہی کہ اُنکا کابل میں سفارت بھیجنا کسی پولیٹیکل غرض سے نہ تھا بطور اخلاص کابل میں سفارت بھیجی گئی تھی- یہہ روس کا جواب ہی لیکن یہہ جواب سچ معلوم نہیں ہوتا- اور معلوم ہوتا ہی کہ گورنمنٹ بھی اسکو سچ نہیں سمجھتی کیونکہ افواج کی روانگی اور جنگی تیاری برابر جاری ہی +

گورنمنٹ آف انڈیا کیطرف سے ظاہر کیا گیا ہی کہ اس جنگی تیاری اور روانگی فوج سے کابل کے ساتھ لڑائی مقصود نہیں یہہ فقط ایک دھمکی ہی اور ابتک اُمید کیجاتی ہی کہ امیر کابل سمجھ جاوے +

ولایتی اخبار اس بات پر بڑا زور دے رہے ہیں کہ کابل پر بہت جلد حملہ کرنا چاہیئے +

لنڈن ڈیلی نیوز نے لکھا ہی کہ نومبر سے پہلے کابل میں پہونچ جانا ضروری ہی- اور اگر یہہ ممکن نہو تو جلال آباد پر قبضہ کر لینا چاہیئے- اور کابل خورد پر انگریزی فوج مورچہ بندی کر رکھے- اخبار مذکور کی رائے ہے کہ اگر موسم سرما میں انگریزی فوج نے پیشقدمی نکی تو اس اثنا میں روسیوں کی مدد سے تمام رستوں اور دروں پر قلعے تیار ہو جاینگے +

ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ ولایت کے اخبارات اس بات پر متفق ہیں کہ پیشتر اسکے کہ روسیوں کی مدد امیر کابل کو پہنچے کابل پر حملہ کیا جاوے- اگر یہہ خیال درست ہی تو ضرور حملہ ہونا چاہیئے +

بقیہ توراۃ و انجیل کی پیشینگوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہے

پس شریعت کے دعوی پورے ہونے سے خدا کا بیٹا اُس کے فتوے سے آزاد کرنے میں مختار ہوگیا ہے۔ اسواسطے اوپر کے جملہ میں اُسکی قربانی کے مقصد کے باب میں کہا گیا کہ وہ شرارت ختم کرنے اور خطاؤں سے آخر کرنے اور بدکاری کے کفارہ دینے اور ابدی راستبازی پیش کرنیکے لئے ہے۔ پانچویں یہہ جملہ کہ (رویت اور نبوت کا ختم کرینگے اور قدوس القدوسین کے مسح کرینگے) تبلاتا کہ مسیح کی قربانی اور کفارہ ساری پیشین گوئیوں کو جو دنیا کے شروع سے نازل ہوئیں بخوبی پورا کرنے سے آگے نبوت کی نعمت کی حاجت نہوگی اس سبب وہ نعمت موقوف ہوجائیگی۔ پس ظاہر ہوا ہے کہ انجیل ہی خدا کی ساری نبوت کی کتابوں کی ختم کرنیوالی کتاب ہے کیونکہ وہ بڑی درستی کے ساتھ دکھلاتی ہے کہ یسوع مسیح وہی قدوس القدوسین جسکا ذکر اوپر کی پیشین گوئی میں ہوا اور جو باپ سے کلیسیا کا بادشاہ اور دنیا کا شفیع بنایا گیا۔ چھٹے یہہ آیت کہ (اور بادشاہ جو آویگا سو اُسکے لوگ شہر اور بیت المقدس کو غارت کرینگے) ظاہر کرتی ہے کہ خدانے یہودیوں کے مسیح سے برگشتہ ہونے کے لیے جو جو بلائیں کُتب موسوی میں تہدید کی تھیں سو اُن سب کو اُن پر لاویگا۔ اور لحاظ کرنیکے لائق ہے کہ مسیح کے آسمان پر جانیکے کمی ایک برس پیچھے یہہ پیشین گوئی انجام کو پہنچی کہ شہنشاہ روم کی فوج نے آکر شہر یروشلم اور بیت المقدس کو نیست و نابود کردیا اور جتنے یہودی بچ گئے سو وے بھی غلاموں کی طرح بک کر روئے زمین کی ہر ایک قوم اور ہر ملک میں پریشان ہوگئے ✦

ایک اور پیشین گوئی جو ہم یہاں محمدی ناظرین کے روبرو رکھتے ہیں سو دنیا کے شفیع کی پیدائش کے مقام بتلانے سے پچھلی پیشین گوئی کی مانند بہت بھاری معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ کتاب میکہ کے باب ۵ کی آیت ۲ میں یوں لکھا ہے کہ (پر اے بیت لحم افراتاہ ہرچند کہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے وہ شخص نکلیگا مجھہ پاس آویگا جو اسرائیل میں حاکم ہوگا اور اُسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے)۔ یہہ پیشین گوئی نیچے کی تین باتوں کو تبلاتی ہے۔ پہلے مسیح کا مجسم ہونا اور اُسکی پیدائش کی جگہہ۔ دوسرے اُسکی الوہیت۔ تیسرے کفارہ کی راہ سے اُسکا کلیسیا کا سردار ہونا۔ پہلے یہہ آیت کہ (اے بیت لحم تجھہ میں سے وہ شخص نکلیگا مجھہ پاس آویگا) بڑی صفائی سے مسیح کے پیدا ہونے کی جگہہ تبلاتی ہے بلکہ ... برس کے پیچھے اُسکی پیدائش سے پوری ہوگئی۔ کیونکہ اگرچہ اُسوقت اُسکی ماں صوبہ جلیل کے شہر ناصرہ میں رہتی تھی تو بھی شہنشاہ روم کے اِس حکم کے بموجب کہ اُسکی ساری قلمرو میں محصول لگایا جاوے ہر آدمی کو اپنے خاص شہر میں نام لکھانیکو جانا پڑا۔ اِس سبب یوسف اور مریم داؤد کے شہر بیت لحم کو روانہ ہوئے کہ وے دونوں داؤد کی اولاد سے تھے اور جب وے وہاں مقیم تھے مریم کے ایام حمل پورے ہوئے اور وہ اپنا پہلوٹھا بیٹا جنی۔ اِس عجیب معاملہ کے سبب دنیا کا شفیع شہر بیت لحم میں پیدا ہوا اور اُسکی پیدائش کی جگہہ کی بابت میکہ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ دوسرے یہہ جملہ کہ (اُس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے) مسیح کی ازلیت و ابدیت پر صاف صاف گواہی دیتا اور اِس سے اُس کی الوہیت بخوبی ثابت ہوتی۔ کیونکہ خدا کے سوا دوسرا کوئی نہیں جسکے باب میں کہا جاوے کہ وہ ازل سے وجود رکھتا ہے۔ تیسرے یہہ جملہ کہ (تجھہ میں سے وہ نکلیگا جو مجھہ پاس آویگا جو اسرائیل میں حاکم ہوگا) مسیح کے اُس رتبہ کو تبلاتا ہے جو اُس کو اپنے عزت بخش کفارہ کے وسیلہ پہنچا ہے۔ کیونکہ لفظ اسرائیل ترجمہ ہو کر خدا کے شہزادہ کے معنے دیتا ہے اور مسیح اِس بزرگ نعمت کو اپنے لوگوں کو بخشنے کے لئے پوری قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ اِس بات پر یوحنا کے پہلے باب کی آیت ۱۲ میں لکھا ہے کہ (پر جتنوں نے اُسے قبول کیا اُنہیں اُسنے خدا کے فرزند ہونیکا اقتدار دیا یعنے اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وے لہو سے نہیں نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ہیں)۔ پس مسیح اپنے ایمان داروں کو باپ کے شہزادوں اور سلطنت کے مالکوں کے مرتبہ سے سرافراز کرکے اُس گروہ کے درمیان جو اسرائیل کہلاتی ہے آپ بادشاہ بنکر ابدالآباد سلطنت کریگا ✦

ایک اور پیشین گوئی جو ہم یہاں بیان کرتے ہیں سو نہایت بھاری اور ضروری ہے کیونکہ وہ خوب ثابت کرتی ہے کہ اگرچہ مسیح کی موت آدمیوں کی دشمنی سے انجام کو پہنچی تو بھی مشیت الٰہی کے سوا آدمیوں سے ممکن نہ ہوتی۔ چنانچہ کتاب زکریا کے باب ۱۳ کی آیت ۶ میں لکھا ہے کہ (اور ایک اُس سے (یعنے مسیح سے) پوچھیگا کہ تیرے ہاتھوں پر یہہ زخم کیا ہیں تو جواب دیگا وے زخم ہیں جو مجھے اپنے دوستوں کے گھر میں لگے۔ اے تلوار تو میرے چرواہے پر اُس انسان پر جو میرا ہمسایہ ہے بیدار ہو رب الافواج فرماتا ہے اُس چرواہے کو مار کہ گلہ پراگندہ ہو جاوے ✦ باقی آیندہ

منقولات

حالات ملک کابل

شائقین اخبار نورافشان پر واضح ہو کہ شہر کابل بہت قدیم شہر ہے اور آب و ہوا یہاں کی ہر ایک شخص کے مزاج کے موافق ہے۔ اس شہر کو شاہ پشنگ بن تور بن فریدون نے آباد کیا تھا جسکی آبادی کو اب تک دو ہزار تین سو برس ہوئے ہیں*

قلعہ کابل کو نہایت پایدار اور بہت استوار ایک چھوٹی پہاڑی پر واقع ہے اس قلعہ کا نام حصار عقابین ہے اور کوہ صفا بھی اسکو کہتے ہیں۔ اس قلعہ کے دامن میں شہر آرا نامے باغ جسکو بابر شاہ نے ۹۲۵ ہجری میں نصب کرایا تھا نہایت پرفضا مقام ہے اور اسی کے متصل جہانگیر باغ جسکو ۱۰۱۵ ہجری میں جہانگیر بن اکبر شاہ نے تیار کیا تھا موجود ہے۔ لب دریا مقبرہ بابر بادشاہ اور مرزا ہندال بن بابر و مرزا محمد حکیم بن ہمایوں شاہ نہایت عمدہ عمارتیں قابل دید بنی ہیں۔ شہر کابل کے نواح میں دو دریا نہایت نامی گرامی رواں ہیں ایک کا نام دریائے السند ہے جو ہند کے ضلع جالندھر سے جاکر جہان آرا باغ کے متصل شہر کے گلی کوچوں میں گذرتا ہے اور جسکو عام لوگ جوئے خطبان بولتے ہیں۔ دوسرا دریا غزنی اور لوگرہ سے ہوتا اور دیہہ یعقوب نامے کو سر سبز کرتا ہوا لاہوری دروازے کے پاس جا نکلا ہے اس دریا کا نام جوئے پل ہستان ہے پانی اسکا نہایت شفاف اور خوش ذائقہ اور دافع امراض ہے*

قرمان دامنہ کرہ نامے مقام کو کابل خورد کہتے ہیں اس سرزمین پر پھول اور پھل رنگ برنگ کے خوشبودار اور خوش ذائقہ کثرت سے ہیں اور مقامات لغمان ارگندہ اور فرزہ اور استرغچ و استالف وغیرہ قابل دید اور لائق سیر ہیں۔ جہاں سلاطین حال مثل شاہان سلف اکثر اوقات واسطے تفریح طبع اور سیر کے آیا کرتے ہیں۔ بلخ کیطرف قرمان خور رنید نامے ایک دیہہ ہے وہاں پر لالہ نامے پھول بہت خوش رنگ ہوتا ہے اور خوشبو بھی بہت رکھتا ہے اسکو اہل کابل لالہ بوبہ کہتے ہیں اور بڑی قدر کرتے ہیں اور رنگ اور خوشبو اسکی مثل گلاب کے ہوتی ہے علاوہ اسکے ۳۲ قسم کا لالہ یہاں اور پیدا ہوتا ہے کہ جسکی رنگت کے روبرو لال بھی شرمندہ ہے۔ اور کان لاجورد بھی اسی مقام پر ہے۔ قرمان خور سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہزار عرف خواجہ نامے ایک مقام ہے کہ وہاں گاہ گاہ آواز نقارہ کی خود بخود آجاتی ہے اور مقامات قرمان ضحاک اور قرمان بامیان نشانات قدما کے آثار ہیں اس مقام کے دامن کوہ میں بارہ ہزار سرداب پختہ گچ اور نقاشی سے آراستہ زمانہ قدیم کے بنے ہیں وہاں کے لوگوں کا قول ہے کہ زمانہ سلف کے لوگ ایام سرما میں اپنا مال اسمیں رکھکر ایام سے گذر کرتے تھے ایک سرداب میں ایک نعش رکھی ہے اور دور سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان سوتا ہے بزرگوں کا قول ہے کہ چنگیز خاں کے لشکر کے ایک سپاہی کی لاش ہے مگر تعجب ہے کہ کیسا عمدہ مصالح اسکی نعش کا ہے کہ اس قدر عرصہ دراز گذرنے پر بھی ہنوز وہ نعش مجسم رکھی ہے اور بدبو نہیں آتی ہے اور اسی مقام پر ایک قلعہ ویران پڑا ہے کہ اسکی تمام عمارت برباد ہوگئی ہے فقط احاطہ کے اندر ایک تالاب موجود ہے مگر جب کوئی آدمی اندر قلعہ کے جاتا ہے تو اسکے بدن کی پوشاک سبز نظر آتی ہے اور باہر آنے پر پھر اصلی رنگت ہو جاتی ہے۔ اور قرمان غزنی عرف زابل ایک مقام ہے جو زمانہ سلف میں شاہان خراسان کا تختگاہ تھا اور حکیم ثنائی وہاں مدفون ہے۔ یہاں جاڑے اور برف کی کثرت مثل سمرقند کے ہے اور معدنیات نازیبا اسکے گرد و نواح میں بافراط ہیں اسکے متصل ایک چشمہ ہے جسکی نسبت اہل کابل کا قول ہے کہ اگر کوئی پیشاب کر دے تو فوراً بارش برف کی آغاز ہو جائے اور اسی مقام کو جو قندھار سے قریب ہے دروازہ ایران کہتے ہیں*

لوہ گڑہ عرف لرنا گل ایک مقام ہے وہاں ایک چشمہ ہے کہ اہل ہند اسکو گنگا اور افغانی اسکو بادہ خواب شنجنہ کہتے ہیں ہر سال ایک روز وہاں میلہ ہوتا ہے اور اہل ہند وہاں بکثرت جمع ہوتے ہیں۔ اس چشمہ کا پانی مثل گنگا کے ہے اور قرمان سندر اور قرمان ذخلی نامے مقامات کو باشندگان کابل شنگ اور کافرستان اور وہاں کے باشندے اور زمیندار ان کو کافر اور ہندو کہتے ہیں اور اسی مقام پر قبر حضرت نوح کے پدر کی جسکا نام لامک ہے اور قرمان بکرلو نامی مقام میں میوہ چلغوزہ اس افراط سے ہوتا ہے کہ وہاں کے باشندے بجائے چراغ کے جلاتے ہیں اور اسکی روشنی بھی نہایت صاف ہوتی ہے اور یہاں ایک جانور روباہ پران نام ہوتا ہے کہ وہ اپنے مسکن سے ایک دو جست پرواز کرتا ہے اور ایک قسم کا جو بانام مشکبو مرش کے ہوتا ہے*

و قرمان ننگ نہار عرف ادینہ پور ایک قصبہ ہے جسکا نام اکبر بادشاہ نے جلال آباد رکھا تھا اسکے متصل دریائے نیلاب جاری ہے اسکے کنارہ پر انواع اقسام کا میوہ خصوصاً انار لانانی ہوتا ہے اور اس مقام سے چار میل کے فاصلہ پر قصبہ باغ صفا عرف چار باغ

نامے مقام ہی جہاں ایک باغ بنام باغ وفا نہایت پرفضا اور دلکش مقام بابر شاہ کا یادگار موجود ہی اسمیں انار بھدانہ اور بے نظیر ہوتا ہی۔ برف اور جاڑا یہاں کم ہوتا ہی اور مقام کافر درہ یہاں سے نزدیک ہی*

لرمان بجور ثانی مقام سرحد کا شہر ہی یہاں موسم گرما میں اسقدر گرمی ہوتی ہی کہ زندگی وبال ہوجاتی ہی موسم سرما میں جاڑا اسقدر پڑتا ہی کہ حیات محال ہی یہاں دو قسم کے لوگ ہیں ایک افغانی اور دوسرے مغل چنانچہ مغلوں کا قول ہی کہ ہم اہل عرب ہیں جب سکندر رومی نے اپنے لشکر کی چھاونی یہاں پر مقرر کی اسکے ساتھ ہم لوگ آکر آباد ہوے اور افغانی اپنے تئیں قدیم باشندے گردانتے ہیں۔ مقام لرمان سواد کا شہر سے متعلق ہی۔ یہاں کے پہاڑوں پر سردی ہمیشہ رہتی ہی بھول ہند و ایران کے یہاں بافراط ہوتے ہیں اور بنفشہ اور نرگس یہاں کے جنگلوں میں ہزار ہا بیگہ خودرو کھڑا ہی۔ میوہ شفتالو اور ناشپاتی یہاں کا مشہور ہی اور تیر و باز جرہ شاہیں بافراط اور عمدہ نسل کے ہوتے ہیں۔ اور کان آہن بھی یہاں ہی۔ اس صوبہ میں اقوام ہزارہ اور افغان بہت ہیں اقوام ہزارہ اپنے تئیں نسل چنگیز خاں سے بتلاتے ہیں اور غزنی سے تا قندھار مقام دشوار گزار و جبال بیچدار میں آباد ہیں اور افغان اپنے تئیں قوم بنی اسرائیل کے خاندان سے مشہور کرتے ہیں*

افغانوں کا قول ہی کہ ہمارے جد اعلیٰ کا نام افغان تھا اور خاندان بنی اسرائیل سے پیدا ہوا تھا اُسکی اولاد میں عزین۔ خرخشت۔ بمن۔ تین بیٹے تھے چنانچہ اسکی اولاد حسب ذیل ہی یعنے فرزندہاے اوش و ترینی و بچھانہ و حرسین و مکاسی و جمند و شیرانی و خزلینگی۔ وداود زئی و یوسف زئی و خلیس و مہمند اپنے تئیں اولاد عزین بتلاتے ہیں اور فرقہ ہاے سورانی و جیلم و اورک زئی۔ وافریدی و ختکی و کاکری و عبدالرحمانی و غرمانی نسب خرخشت سے گردانتے ہیں۔ اور فرقہ ہاے شیرزاد و حضر و خیل و غلزئی و لودی و لوہانی و سوری و شیروانی و گنگوری بمن کو مورث اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ دریاے سندھ سے تا کابل اور اُدھر بلکا شہر بھی قوم آباد ہی اور نہایت جاہل اور فسادی ہیں*

یہہ قوم افغان بادشاہوں اور امیروں سے ہزار ہا روپیہ انعام پاتے ہیں اُسپر بھی راستہ میں مسافروں کا مال لوٹ لیتے ہیں اور باربرداری سے محصول زبردستی لیتے ہیں۔ تنہا مسافروں کو گرفتار کر کے غلام بنا کر بیچ ڈالتے ہیں مگر باشندہاے اقوام وحشتی کے اہل کابل فن دزدی کو محض حرام سمجھتے ہیں*

ہندوستان سے کابل کو تین راستے گئے ہیں۔ راستہ بنکشات سے گیا ہی اس سے کابل دور پڑتا ہی اور تکلیف بہت ہی۔ جلال آباد سے کابل تک اگرچہ شاہراہ ہی مگر درہ کی تنگی اور نشیب و فراز اور قلت آب اور افغانوں کی راہزنی سے بڑی تکلیف ہوتی ہی*

مراسلات

بقیہ خدا کی وحدانیت کی تثلیث

اگر مجھے گمان ہوتا کہ اس مضمون کے پڑھنے والے ٹھٹھے بازوں کی روح سے اسکی طرف متوجہ ہونگے تو میں اسکے قلمبند کرنے میں مصروف نہوتا۔ میں اس مضمون کو لکھتا ہوں کہ میرے ہندو و مسلمان بھائی جو کہ اس مضمون کی حقیقت سے واقف ہونا چاہتے ہیں معلوم کریں کہ عیسائی لوگوں کا خیال اس مسئلہ میں کیا اور کیونکر ہی۔ میں اس مسئلہ کی متعلق باتیں تمہارے سامنے خوشی کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ یے باتیں ہر ایک سچے عیسائی کے ایمان اور تسلی کی بنیاد ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا مہربانی سے تمہارے دلوں کو کھولدیوے تاکہ تم ان باتوں کو سمجھو اور وقت پر قبول کرو اور اُس امن اور خوشی میں شریک ہو جو ہر ایک عیسائی کی میراث ہی*

دوم۔ وحدانیت میں تثلیث کا ثبوت جو بائبل میں آیا ہی*

پہلا خدا کی وحدانیت کل بائبل میں آشکارا ہی یعنی توریت میں تواریخوں میں زبور میں انبیا میں انجیل میں خطوط میں۔ میں ہر ایک کتاب مذکور سے ایک آیت اسکی شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ پہلا توریت میں سے۔ سُن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہی (استثنا کے ۶ باب کی آیت ۴) دوسرا تواریخوں میں سے۔ تو اے خداوند خدا بزرگ ہے اس لیئے کہ کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں (۲ سموئیل کے ۷ باب کی آیت ۲۲) تیسرا زبور میں سے۔ تو ہی اکیلا جسکا نام یہوواہ ہی ساری زمین پر بلند و بالا ہی (زبور ۸۳ کی ۱۸) انبیا میں سے خداوند یوں فرماتا ہی کہ میں اول و میں آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں (یشعیاہ کے ۴۴ باب کی ۶) انجیل میں سے۔ یسوع نے فرمایا نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا (متی کے ۱۹ باب کی ۱۷) پھر اور ایک موقع میں توریت کا کلام لیکر مسیح نے فرمایا کہ سب حکموں میں اول حکم یہہ ہی کہ وہ خداوند جو ہمارا خدا ہی ایک ہی خداوند ہی (مرقس کے ۱۲ باب کی ۲۹) پولوس



سکے نامہ میں یہہ کلام پایا جاتا ہی کہ کوئی خدا نہیں مگر ایک پہلے قرنتیوں کے ۸ باب کی ۴) اور مقدس یعقوب رسول فرماتا ہی تو ایمان لاتا ہی کہ خدا ایک ہی اچھا کرتا ہی (یعقوب کے نامہ کے دوسرے باب کی ۱۹) مقدس بائبل کے حصے مختلف زمانہ میں اور مختلف لوگوں کے لکھے گئے تو بھی خدا کی وحدانیت کی نسبت سب کی شہادت یکسان و متفق ہی اور بیشمار آیتیں موجود ہیں جنکا بیان کرنا یہاں فضول ہی +

اس واحد زندہ اور سچے خدا کی نسبت بائبل میں مختلف صفات اور خطاب مذکور ہوئے - مثلاً یہہ بیان ہوا ہی کہ وہ سچا خدا ہی - وہ بڑا خدا ہی - وہ قادر مطلق خدا ہی - وہ خود ہست خدا ہی - وہ صرف اکیلا دانا نیکی و رحم سے بھرپور خدا ہی اور کوئی نہیں - وہ خدا ہمیشہ مبارک رب الافواج - بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند اول اور آخر ہی - وہ سب کچھ جانتا ہی سب جگہ موجود ہی اور سب کچھ کر سکتا ہی ازل سے ابد تک یکسان اور غیر متغیر خدا ہی - وے خاص کار جو اُسکی نسبت بیان ہوئے ہیں اور جو اُسکی الٰہی طاقت کو ظاہر کرتے ہیں پیدایش پروردگاری دلون کا بدلنا مُردوں کو جلانا اور خلقت کا انصاف کرنا ہی واحد خدا کی اور صرف اسی کی بندگی کرنے کی تعلیم بائبل ہمکو سکھلاتی ہی - بیشمار آیات بائبل میں موجود ہیں جنمیں ان صفتوں کا بیان پایا جاتا ہی - میں چند آیات بطور نمونہ کے یہاں نقل کئے دیتا ہوں جنمیں صیغہ واحد میں برخلاف شاہی ہم کے استعمال ہوا - خدا نے موسیٰ کو کہا کہ میں وہ ہوں جو میں ہوں (خروج ۳ باب کی ۱۴) خداوند یوں فرماتا ہی کہ میں خداوند سب کا بنانے والا ہوں میں ہی نے اکیلا آسمانوں کو تانا اور آپ تنہا زمین کو فرش کیا - (یشعیاہ کے ۴۴ باب ۲۴) پیشتر اُس سے کہ پہاڑ پیدا ہوئے اور زمین اور دُنیا کو تو نے بنایا ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہی (زبور ۹۰ کی ۲) ابدی خدا تیری پناہ ہی اور اُسکے ابدی بازو تیرے نیچے ہیں (استثنا کے ۳۳ باب کی ۲۷) خداوند سچا خدا ہی وہ زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہی (یرمیاہ کے ۱۰ باب کی ۱۰) کیا آسمان اور زمین مجھ سے بھرے نہیں ہیں خداوند کہتا ہی (یرمیاہ کے ۲۳ باب کی ۲۴) دیکھ آسمان اور سارے آسمانوں کے آسمان تیری گنجایش نہیں رکھتے (دوسری تواریخ کے ۶ باب کی ۱۸) میں خداوند ہوں میں بدلتا نہیں (ملاکی کے ۳ باب کی ۶) وہ جو عالی اور بلند ہی اور ابدالاباد سکونت کرتا ہی جسکا نام قدوس ہی یوں فرماتا ہی میں بلند اور مقدس مکان میں رہتا ہوں اور اُسکے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہی کہ عاجزوں کی روح کو جلاؤں اور خاکساروں کے دل کو زندہ کروں (یشعیاہ کے ۵۷ باب کی ۱۵) تب یسوع نے کہا کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اُس اکیلے کی بندگی کر (متی کے ۴ باب کی ۱۰) یہہ بات کیوں بے اعتبار سمجھتے ہو کہ خدا مردوں کو جلاتا ہی (اعمال کے ۲۶ باب کی ۸) مسیح کا جلانیوالا تمہارے مُردے بدن کو بھی جلاویگا (رومیوں کے خط کے ۸ باب کی ۱۱) خداوند آتا ہی وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہی وہ صداقت سے جہان کی اور اپنی سچائی سے لوگوں کی عدالت کریگا (۹۶ زبور کی ۱۳) اُس نے ایک دن ٹھہرایا ہی جسمیں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا (اعمال کے ۱۷ باب کی ۳۱) اب ازلی بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد عالم خدا کی عزت و جلال ابدالآباد ہووے (پہلے طمطاؤس کے پہلے باب کی ۱۷) وہ مبارک اور اکیلا حاکم بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہی بقا فقط اُسیکو ہی وہ اس نور میں رہتا ہی جس تک کوئی نہیں پہونچ سکتا اور اُسے کسی انسان نے نہ دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہی اُسکی عزت اور قدرت ابدی رہے آمین (پہلے طمطاؤس کے ۶ باب کی ۱۵ و ۱۶) +

یہہ آیتیں کافی ہیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ مقدس بائبل ہمارے سامنے ایک سچا اور زندہ خدا پیش کرتی ہی جسکی طاقت اور جلال ازل سے ابد تک ہی +

اخبارات مُلکی و ولایتی

مہم کابل جنرل نیول چمبرلین مہم افغانستان کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ہیں -

نیٹو انفنٹری نمبر ۲ میانمیر سے ملتان روانہ ہوگئی بنگال کیولری نمبر ۱۹ نے بھی اسی طرف کوچ کیا -

رجمنٹ ۱۵ احصارز کو قطع کیطرف روانہ ہونے کے لئے طیار رہنے کا حکم ہی -

ملتان بریگیڈ کو روانگی کے احکام مل گئے ہیں - نمبر ۵ بنگال کیولری اور توپخانہ ۲۰ ستمبر ملتان سے روانہ ہوگا -

رجمنٹ ۷ - اور رجمنٹ ۱۹ نیٹو انفنٹری ۳۰ تاریخ روانہ ہوگا - جالندہر سے رجمنٹ نمبر ۱۰ کا ایک سو آدمی ملتان کے قلعہ میں رکھا جائیگا -

جنرل سر نیول چمبرلین پشاور سے واپس آکر شملہ پہونچ گئے -

قریب ۵ سو سپاہی (سیپرز) روڑکی سے قطع کو روانہ ہوئے -



رجمنٹ ۲۶ نیٹو انفنٹری سیانمیر سے ملتان روانہ ہوگئی +

روانگی فوج کا انتظام اس طرح پر سوچا گیا ہو کہ چھ ہزار سپاہی تھل سرحد ضلع کوہاٹ کو روانہ کیے جائینگے اور چھ ہزار سپاہی انڈس ویلی ریلوے کے راستہ قطع کو روانہ ہونگے اور تین ہزار سپاہی ڈیرہ غازیخان کے راستہ قطع کو جائینگے بالفعل افغانستان میں داخل ہونیکا ارادہ نہیں +

سرحدی افواج کے تمام افسران کو جو رخصت پر تھے واپس آجانیکا حکم ہوگیا ہو +

رجمنٹ ۹ پنجاب انفنٹری و رجمنٹ ۲ پنجاب انفنٹری کو تیار رہنے کا حکم ہو +

رجمنٹ ۸ رایل آرش فیروزپور سے ملتان روانہ ہوگئی +

افواہ ہو کہ نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب چند روز کے لیئے پشاور میں قیام فرما ہونگے +

نمبر ۲۳ پاؤنیر شملہ سے روانہ ہوگئے ۱۳ تاریخ تک کوہاٹ پہونچنے کا حکم ہو -

گورنمنٹ آف انڈیا نے حکم دیا ہو کہ جہلم اور راولپنڈی کے درمیان ریلوے لاین جلد تیار کیجاوے +

رجمنٹ ۱۵ اسکہ سیالکوٹ سے ملتان کیطرف بتاریخ ۲۸ ستمبر روانہ ہوگی +

گورنمنٹ آف انڈیا موسم سرما میں اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور میں رکھیگی +

افواہ - افواہ ہو کہ اگر افغانستان میں تیسرے کالم کے روانہ کرنے کی ضرورت پڑی تو فوج کشی افغانستان کی کمان اعلی پر جناب کمانڈر انچیف صاحب خود تشریف لیجائینگے +

اخبارات تاربرقی

شملہ ۲۰ ستمبر ۱۸۷۸ء - سیستان میں ایک سنگین فساد ہونیکی خبریں آئی ہیں ۲۳ ستمبر ۱۸۷۸ء اسی ضلع کی نسبت تاشی ہوئی تھی ۳۵۰۰ سپاہ کو حکم ہوا ہو کہ قطع کی فوج کی تقویت کریں اور ۴۰۰۰ سپاہ کو حکم ہوا ہو کہ بمقام تھل واقع مدخل وادی کورم تحت حکم جنرل رابرٹس متعلق فوج سرحدی پنجاب جمع ہو اور ۶۰۰۰ سپاہ معہ ایک باڑی سواران و پانچ باڑی میدانی اور دو باڑی فوج قلعہ معہ توپ ہائے محاصرہ سایر نہ وغیرہ بطور فوج احتیاطی کے سکھر میں رہیگی - اقوام خیبر سے گفتگو ہو رہی ہے مفہوم ہوتا ہو کہ فوراً کوئی جنگی کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں ہو گورنمنٹ واقعات آیندہ کی منتظر ہو - لارڈ ولیم بریسفورڈ صاحب جنرل رابرٹس صاحب کے اڈیکانگ مقرر ہوئے موسم سرما میں گورنمنٹ ہند کا صدر مقام لاہور میں ہوگا +

لنڈن ۲۰ ستمبر ۱۸۷۸ء ہفتہ آیندہ میں وزراء کی کونسل ہوگی +

لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب کی صحت قابل اطمینان نہیں ہو +

اخبار مارننگ پوسٹ یہ مشورہ دیتا ہو کہ جناب جہاں سند سیا کی فوج کو ممالک شرقی و مغربی کی سرحد پر تعینات کیا جاوے +

سینٹ پیٹرسبرگ کے اخبارات تعلقات انگلشیہ و افغانیہ پر بحث کرتے ہیں اور بڑی خوشی ظاہر کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ انگلستان کی مداخلت نسبت تعمیل معاہدہ برلن کو مانع ہونگے -

اخبارات یورپ کا عموماً یہ خیال ہو کہ انگلستان اور روس کے تعلقات میں بگاڑ ہو جائیگا +

جنرل ڈیس ڈیبٹس نامی اخبار کا خیال ہو کہ جنگ درمیان انگلستان اور افغانستان کے اٹل ہو اور امید کرتا ہو کہ روس کسی کا طرفدار نہوگا +

لنڈن ۲۰ ستمبر ۱۸۷۸ء سفیر انگریزی مقیم سینٹ پیٹرسبرگ نے پرنس گورشیکاف صاحب سے افغانستان کے معاملہ میں گفتگو کی ہو +

پال مال گزٹ افغانستان پر انگریزی چڑھائی میں دیر ہونے کو ناپسند کرتا ہو اور کہتا ہو کہ اس توقف کے نتائج کی گورنمنٹ ذمہ دار ہو جو ہماری نیک نامی کیواسطے بہت مضر ہونگے +

مارننگ پوسٹ نے یہ خیال ظاہر کیا ہو کہ روس کا منشا ہو کہ فوراً سفارت کو کابل سے واپس بلالے -

فرقہ لبرل کے اخبارات افغانستان کے مقابلہ میں گورنمنٹ کی کارروائی کو پسند کرتے ہیں +

فوج بنگال کیولری مقیم مالٹا ہندوستان کو واپس آنیکی طیاری کر رہی ہو +

ملتان ۲۸ ستمبر ۱۸۷۸ء پیادگان ہندوستانی نمبر ۲۶ - آج یہاں پہونچ گئے - توپخانہ آج روانہ ہوگیا - رجمنٹ نمبر ۱۰ بروز دوشنبہ جائیگی - انڈس نام دخانی جہاز کرایہ پر لیا گیا ہو کہ سپاہ کو دریا پر سے عبور کرائے یہاں کمسریٹ کی بھاری بھاری طیاریاں ہو رہی ہیں +

لنڈن ۲۹ ستمبر ۱۸۷۸ء - سینٹ پیٹرسبرگ میں نیم سرکاری طور پر اس بات سے انکار کیا گیا ہو کہ امیر صاحب کو سفارت انگریزی کے قبول کرنے سے انکار کرنے کو روس نے صلاح دی ہو اور افغانستان میں سفیر کے

اور ایشیائی فوجوں کے بھیجنے کی وجہ فورسائتھ صاحب کی سفارت اور یہ افواہیں تھیں کہ جنگ گذشتہ کے زمانہ میں انگریزوں کے ایجنٹ بخارا میں تھے لیکن چونکہ کانگریس نے اس کا وعدہ کیا اس لیئے وہ انتظام منسوخ کیے گئے +

آسٹریا والوں نے زورنیک پر بھی قبضہ کر لیا ہے اب باغیوں کے پاس امن نہیں رہا۔ سر چارلس وتیم صاحب لنڈن کے لارڈ میئر مقرر ہوئے +

لنڈن ۳۰ ستمبر ۱۸۷۸ء اخبارات لنڈن برابر اس بات پر زور دیتے جاتے ہیں کہ فوراً افغانستان پر چڑھائی کرنی چاہیئے +

کرنیل ریتھنال صاحب ہندوستان کے توپخانہ کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے +

لنڈن یکم اکتوبر ۱۸۷۸ء۔ اخبار ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ دو نومبر تک کابل پر قابض ہو جانا ممکن ہے۔ لیکن اگر موسم سرما سے پہلے کابل پر چڑھائی کرنا کسیطرح مناسب نہیں ہے تو یہ مناسب ہوگا کہ جلال آباد پر قبضہ کر لیا جائے اور کوہ جگدلک کی چوٹی اور خورد کابل پر فوج بھیجکر مستحکم کر لیا جائے۔ اُسی اخبار کی یہ بھی رائے ہے کہ اگر موسم سرما تک انگریزی چڑھائی ملتوی کر دی گئی تو وردن کو مستحکم کر لیا جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ روسی انجنیروں کی مدد سے ایسا کیا جائے +

گورنمنٹ روس انگریزی تحریر کے جواب میں بیان کرتی ہے کہ کابل میں روسی سفارت صرف تکریماً و تعظیماً گئی تھی +

میجر جنرل برایٹ صاحب جو جنرل ہارڈنگ کی جگہ مقرر ہوئے ہیں اور لفٹننٹ جنرل ڈونالڈ سٹوارٹ صاحب ہندوستان کو روانہ ہو گئے ہیں +

جناب ملکہ معظمہ کی رجمنٹ پیادگان نمبر ۱۲ کی دوسری بٹالین اور توپخانہ کے باٹریوں کو حکم ہوا ہے کہ ۵ کو اور ۱۵ ماہ حال کو ہندوستان کو روانہ ہو جائیں +

بمبئی ۳- اکتوبر ۱۸۷۸ء بمبئی گزٹ میں لیورپول سے ۲ اکتوبر کا مندرجہ پیغام تار برقی چھپا ہے۔ بنک شہر گلاسگو نے آج ادائیگی زر بند کر دی۔ دس ملین روپیہ دینا ہے۔ لیکن چونکہ اسکا پہلے سے خیال ہو رہا تھا اُمید ہے کہ آئندہ کچھ خرابی نہ ہوگی۔ کام بند نہ ہونے دینے کی غرض سے بنک شہر گلاسگو کے نوٹوں کا نقد روپیہ دوسرے بنک ادا کرینگے +

لنڈن ۴ اکتوبر۔ اسسٹنٹ سکرٹری صیغہ جنگ نے استعفا دیدیا ہے اور مسٹر رالف ٹامسن انکی جگہ مقرر ہوئے ہیں +

اخبار ٹائمز بیان کرتا ہے کہ اگر امیر کابل عذرخواہی کرے تو انگلش گورنمنٹ کو ایک ریذیڈنٹ اپنی طرف سے کابل میں رکھنا چاہیئے +

اخبار نارتھ جرمن گزٹ میں جو برلن میں شایع ہوتا ہے لکھا ہے کہ اب روس کو امن کی بڑی ضرورت ہے اور روس کا ارادہ نہیں کہ وہ معاملا افغانستان میں مداخلت کرے +

قسطنطنیہ ۴- اکتوبر۔ خبر آئی ہے کہ اہل زینیا نے ایک پلٹن اور ۵۰۰ ترکی سپاہیوں کو قتل کر ڈالا۔ اور اہل مانٹنگرو کو پادگرڈسا کی لیگو مانع آتے ہیں +

شملہ ۵- اکتوبر۔ آج کا گزٹ آف انڈیا خبر دیتا ہے کہ جو شخص دریائے برہم پتر ملک آسام میں جہازرانی کا ٹھیکہ لینا چاہے اپنی درخواست پیش کرے۔ فوجوں اور افسروں کی تقسیم اسطرح پر ہوگی جیسے کہ پیشتر بیان ہو چکی ہے۔ اور چند افسر خاص کام کیواسطے اور بھی مقرر کیے گئے ہیں +

لنڈن ۵- اکتوبر۔ اخبار ٹائمز بیان کرتا ہے کہ اگرچہ افغانستان میں جو حالت اب ہو رہی ہے جنگ کا باعث ہوگی مگر تو بھی فی الفور بغیر مضبوطی فوج کے دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس عرصہ میں اگر امیر کابل عذرخواہی کرے تو شاید آفت سے بچیگا +

جہلم ۶- اکتوبر۔ پنجاب ناردرن سٹیٹ ریلوے کی کشادہ لین آج بعد ملاحظہ کپتان ہٹ صاحب ایل انجنیر جاری ہو گئی +

وینا ۶- اکتوبر۔ اب باسینا اور ہرزیگووینا بالکل مغلوب ہو گئے ہیں +

لنڈن ۷- اکتوبر۔ کونسل کا جلسہ سنیچر کے روز منعقد ہوا جسمیں تین گھنٹہ تک معاملات افغانستان و انگلستان پر گفتگو ہوتی رہی۔ اخبار سٹانڈرڈ بیان کرتا ہے کہ اکثر ممبران کونسل کی یہ رائے تھی کہ جب امیر کابل کو یہ خبر پہنچیگی کہ سرکار انگریزی کی فوج درروں پر پہونچ گئی ہے تو وہ خود بخود مطیع ہو جائیگا اور اخبار مذکور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ انگلینڈ صرف امیر کابل کی عذرخواہی پر ہی اکتفا نہیں کریگا بلکہ اُس سے یہ اقرار کرایا جائیگا کہ آئندہ کو وہ اپنے قول پر قایم رہا کرے۔ اور اگر اسمیں کچھ کمی و بیشی ہوئی تو انگلینڈ راضی نہیں ہوگا۔ اور کونسل نے یہ مقرر کیا کہ گورنمنٹ ہند معاملات افغانستان کے اخراجات کا کچھ حصہ اپنے اوپر لیوے +

لودیانہ

بخار کا زور تا حال بدستور ہے۔ اس ہفتہ میں بہت سی جانیں بھی تلف ہوئی ہیں مگر اب امید کیجاتی ہے کہ موسم سرد ہو چلا ہے شاید بخار میں تخفیف ہو جائے +

لائسنس ٹیکس کا ٹنٹا لگ گیا ہے تشخیص کی فرد محلہ بمحلہ چسپاں ہو گئی ہیں سنتے ہیں کہ یہ ٹیکس اکثر لوگوں پر حیثیت سے زیادہ لگایا گیا ہے اور بعضوں پر بے ضابطہ۔ اور بھی سنا جاتا ہے کہ حضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم دیا ہے کہ جس کسیکو اس ٹیکس میں عذرداری کرنی ہو وہ ہمارے حضور میں کرے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری کیلسو صاحب کے چھپا